نگاہِ اولین

عالم اسلام کے بدلتے حالات

محمد شریف

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿ وتلک الأیام نداولھا بین الناس ولیعلم اللہ الذین امنوا ویتخذ منکم شھدآء واللہ لا یحب الظلمین ﴾ [آل عمران ۱٤۰] ''اور یہ (عروج وزوال کے) دن ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں، اور تا کہ اللہ ان لوگوں کو (آزما کر) جان لے جو ایمان لائے اور تم میں سے بعض کو شہید بنائے اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتے۔''

جس دور سے ہم گزر رہے ہیں ہر طرف مسلمانانِ عالم کسمپرسی، پستی، تنزلی، انحطاط اور کمزوری وخواری کی زندگی گزار رہے ہیں۔ افغانستان، عراق، کشمیر، چیچنیا اور فلسطین جیسی عظیم حکومتیں اور مسلم اکثریتی علاقے کافروں کے پنجہ استبداد میں جکڑے ہوئے ہیں۔ صومالیہ، اریٹریا، فلپائن، برما اور کشمیر کے حریت پسند مسلمان کافروں کے انسانیت سوز مظالم کے شکار ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ عالمِ اسلام پر مسلط مغرب سے مرعوب، اسلامی اقدار سے دور، اسلاف کے روشن ماضی سے نابلد، حمیت ایمانی سے عاری، دینا کی عارضی منفعت کے دلدادہ اور فکر عقبیٰ سے غافل حکمران ٹولہ مسلمانوں کو مزید ذلت وپستی کی طرف دھکیل رہا ہے۔

خون کے آنسو رلا دینے والے ان حالات میں مذکورہ آیت پر غور کرنے سے کچھ تسلی ملتی ہے کہ اللہ پاک حالات کو اپنی حکمت بالغہ کے تحت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رکھتا۔ بلکہ اس اتار چڑھاؤ اور عروج وزوال کے ذریعے اللہ مؤمنوں کے ایمان کو پرکھنا اور مسلمانوں کو گم گشتہ عزت کے حصول کی خاطر کافروں سے جہاد کے لیے نکال کر بعض کو شرف شہادت سے بھی ہمکنار کرنا چاہتا ہے۔

بیتے حالات پر غور کریں تو ہر سو غیرت ایمانی کی پھوٹتی کرنیں نظر آتی ہیں، کافروں کے طاغوتی نظام ہر جگہ کھوکھلے ہوتے اور دھڑام سے گرتے دکھائی دیتے ہیں۔ تیونس، مصر اور لیبیا کے طاغوت منش حکمرانوں کے خلاف عوام اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ قرآن مجید اٹھائے ہوئے، نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے، استبدادی نظاموں کے بدلے اسلام کے عادلانہ معاشی واقتصادی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کرتے نظر آتے ہیں۔ غرض ﴿ وتلک الأیام نداولھا بین الناس ﴾ کی الٰہی حکمت ظہور پذیر ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ